



## سوال

(302) کیا امام جماعت کراتے وقت دیکھ کر پڑھ سکتا ہے؟

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا امام جماعت کراتے وقت قرآن مجید دیکھ کر پڑھ سکتا ہے؟ جواب میں حوالہ جات ضرور درج فرمائیں۔  
میں نے بخاری شریف میں دیکھا ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اپنے غلام ذکوان کے پیچھے (جو کہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھتا تھا) نماز ادا کی ہے۔ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ”باب امامۃ العبد والمولیٰ“ اس کو درج کیا ہے۔ الفاظ یہ ہیں۔  
كانت عائشہ یؤمُّها عبدھا ذکوان من المصحف (الحديث)  
نصر الباری ترجمہ صحیح بخاری کے حاشیہ پر مولانا عبدالواحد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ نمازی قرآن مجید دیکھ کر قرأت پڑھے تو جائز ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ابو داؤد، کتاب المصحف میں اس بات کو موصول لایا ہے۔ عرض یہ ہے کہ اگر سنن ابی داؤد میں یہ حدیث ہو تو باب اور صفحہ سے آگاہ فرمائیں تاکہ دیکھنے میں آسانی ہو۔  
مجھے یہاں کے لوگوں سے معلوم ہوا ہے کہ مولانا ابو سعید محمد (رحمۃ اللہ علیہ) حسین مرحوم تراویح کی جماعت کراتے وقت جب قرأت بھول جاتے تو قرآن مجید سے دیکھ لیتے تھے۔ مجھے معلوم نہیں کہ یہ بات کہاں تک درست ہے؟ لیکن جب میں نے اس بات کی تحقیق مولوی صاحب کی صاحبزادی سے کی تو معلوم ہوا کہ تہجد کے وقت وہ نوافل پڑھتے وقت قرآن مجید دیکھ کر پڑھا کرتے تھے۔ میں نے صحیح بخاری کی مندرجہ بالا حدیث کو مد نظر رکھ کر نماز تراویح میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا شروع کیا تو لوگوں میں چرچا ہوا کہ ایسا کیوں کیا جاتا ہے؟ میں نے جواب دیا کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا عمل مجھے کتنا محبوب ہے۔  
آپ چونکہ بفضل خدا محدث ہیں لہذا مجھے اچھی طرح حوالہ جات بھیجیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ فعل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم نہیں کیونکہ سید الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو حافظ قرآن تھے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے کی ضرورت نہ تھی۔ البتہ ام المؤمنین جو امت کی مسلمہ علامہ فمامہ تھیں۔ یہ ان کا فعل ہے جس کو میں برا نہیں کہہ سکتا۔  
اس مسئلہ میں اگر کسی کتاب میں کسی امام کا قول درج ہو تو لکھ بھیجیں۔ میں آپ کا بہت ممنون ہوں گا۔

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بخاری شریف کے حوالہ سے جو روایت آپ نے ذکر کی ہے وہ سنن ابی داؤد جو صحاح ستہ سے ہے، اس میں نہیں بلکہ کتاب المصاحف میں ہے جو سنن کے علاوہ ہے۔ نیز یہ روایت مسند امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ مصنف عبدالرزاق اور مصنف ابن ابی شیبہ میں بھی ہے۔ (ملاحظہ ہو فتح الباری ج ۳ ص ۳۸۷ و مفتی مع نیل الاوطار جلد نمبر ۳ ص ۴۰)



اس کے علاوہ قیام اللیل کے ص ۹۷ میں امام محمد بن نصر مروزی نے بھی یہ روایت ذکر کی ہے اور اس کے علاوہ اور روایتیں بھی ذکر کی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ سنل ابن شہاب عن الرجل یوم الناس فی المصحف قال ما زالوا یفعلون ذک من ذکان الاسلام کان خیارنا یقرؤن فی المصاحف

”ابن شہاب زہری تابعی سے سوال ہوا کہ قرآن مجید میں دیکھ کر امامت کا کیا حکم ہے؟ فرمایا ہمیشہ علماء جب سے اسلام ہوا قرآن مجید دیکھ کر امامت کراتے رہے۔ جو ہمارے بہتر تھے وہ قرآن مجید کرامت کراتے۔“

۲۔ ابراہیم بن سعد عن ابیہ انہ کان یامرہ ان یقوم باہلہ فی رمضان ویامرہ ان یقرأ لہم فی المصحف ویفعلوا سمعتی صوتک

”ابراہیم بن سعد اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ اس کو حکم دیتے کہ اپنے اہل کو لے کر ماہ رمضان میں قیام کرے اور حکم دیتے کہ قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھے اور فرماتے کہ اتنا بلند آواز سے پڑھے کہ مجھے تیری آواز سنائی دے۔“

۳۔ قتادہ عن سعید بن المسیب فی الذی یقوم فی رمضان ان کان معہ ما یقرأ بہ فی لیلۃ والا فلیقرأ من المصحف فقال الحسن لیس قرأ بما معہ ویردوہ ولا یقرأ من المصحف کما تفضل الیہود قال قتادہ و قول سعید اعجب الی

”قتادہ سعید بن مسیب سے روایت کرتے ہیں جو شخص رمضان میں قیام کرے اگر اس کو اتنا قرآن مجید یاد ہو کہ ایک رات کے لیے کافی ہو تو بہتر۔ ورنہ قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھے حسن بصری نے کہا جو کچھ تھوڑا بہت یاد ہو اس کو بار بار پڑھا جائے اور یہود کی طرح دیکھ کر قرآن مجید نہ پڑھے۔ قتادہ کہتے ہیں کہ میرے نزدیک سعید بن مسیب کا قول زیادہ پسندیدہ ہے۔“

۴۔ ابوب عن محمد۔ انہ کان لایری باسنان یوم الرجل القوم فی التلوع یقرأ فی المصحف

”یعنی ابوب محمد بن سیرین سے روایت کرتے ہیں کہ وہ نوافل میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتے تھے۔“

۵۔ وقال عطاء فی الرجل یوم فی رمضان من المصحف لا باس بہ

”عطاء کہتے ہیں قرآن مجید میں دیکھ کر امامت کرانے میں کوئی ہرج نہیں۔“

۶۔ وقل یحییٰ بن سعید الانصاری لاری بالقرآۃ من المصحف فی رمضان باس یرید القیام

”یعنی یحییٰ بن سعید انصاری کہتے ہیں کہ رمضان میں قیام کی حالت میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں سمجھتا۔“

۷۔ ابن وہب یسل مالک عن اہل قریۃ لیس احد منہم جامعاً للقرآن اثری ان یجعلوا مصحفاً یقرأ لہم رجل منہم فیہ فقال لا باس بہ فقیل لہ فالرجل الذی قد جمع القرآن اثری ان یصلی فی المسجد خلف ہذا الذی یقوم بہم فی المصحف او یصلی فی بیتہ فقال لا یصل فی بیتہ

”یعنی ابن وہب کہتے ہیں امام مالک سے سوال ہوا کہ ایک گائوں میں کوئی حافظ قرآن نہیں، کیا آپ کے نزدیک درست ہے کہ وہ قرآن مجید آگے رکھیں اور ان میں سے ایک قرآن مجید دیکھ کر امامت کرانے۔ فرمایا: کوئی ہرج نہیں۔ پھر کہا گیا حافظ، قرآن میں دیکھ کر پڑھنے والے کی اقتداء کرے یا گھر میں نماز پڑھے۔ فرمایا گھر میں نماز پڑھے۔“

۸۔ عن احمد فی رجل یوم فی رمضان فی المصحف فرخص فیہ فقیل لہ یوم من التقریضۃ قال ویسکون ہذا

”امام احمد سے روایت ہے کہ کوئی شخص رمضان میں قرآن مجید دیکھ کر امامت کرانے تو رخصت ہے کہا گیا کہ فرضوں میں بھی امامت کر سکتا ہے فرمایا: فرضوں میں یہ ہوتا ہے یعنی فرضوں میں لمبے قیام کی کیا ضرورت ہے۔ ایک آدھ سورۃ ہی کافی ہے۔“

۹۔ وعنه ایضا وقد شغل حل یوم فی المصحف فی رمضان قال میا یعنی الا ان یضطر ال ذالک وہ قال اسحاق

”یعنی امام احمد سے سوال ہوا کہ کیا قرآن مجید دیکھ کر امامت کرانے۔ فرمایا: مجھے پسند نہیں مگر غیر ضرورت کے لیے جائز ہے اور امام اسحاق کا بھی یہی مذہب ہے۔“

۱۔ قیام اللیل میں یہ روایات قرآن مجید دیکھ کر امامت کرانے کے متعلق ذکر کی گئی ہیں۔ اس کے بعد بعض تابعین وغیرہ سے کراہت نقل کی ہے۔ جن سے ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ذکر کیا گیا ہے۔ وہ کہتے ہیں علماء قرآن سے دیکھ کر امامت کرانے کو مکروہ سمجھتے تھے۔ کیونکہ اس میں یہود سے مشابہت ہے۔

۲۔ سلیمان بن حنظلہ رحمۃ اللہ علیہ ایک قوم کے پاس سے گذرے ایک شخص قرآن مجید سرپائی پر رکھ کر رمضان میں ان کی امامت کراہتا تھا۔ سلیمان بن حنظلہ رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن مجید پر سے رکھ دیا۔

۳۔ عامر شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس بات کو مکروہ سمجھا کہ نماز کی حالت میں امام قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھے۔



۴۔ سفیان رحمۃ اللہ علیہ نے کہا۔ رمضان ہو یا غیر رمضان۔ قرآن مجید دیکھ کر امامت مکروہ ہے اس میں کتاب کی مشابہت ہے۔

۵۔ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ جو قرآن مجید دیکھ کر امامت کرانے اس کی نماز فاسد ہے اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی مخالفت کی ہے وہ کہتے ہیں کہ نماز ہو جائے گی ہاں یہ فعل مکروہ ہے کیونکہ اس میں اہل کتاب کی مشابہت ہے۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی بعض نے یہ وجہ بیان کی ہے کہ قرآن مجید میں دیکھنا یہ عمل کثیر ہے اور عمل کثیر سے نماز فاسد ہوتی ہے۔ حالانکہ یہ دیکھنا قرأت کی خاطر ہے اور قرأت نماز میں داخل ہے اور دیکھنا باطبع ہے جیسے اور اشیاء پر نظر پڑتی ہے۔ پس جو شخص اس قوم کا بلا فعل کرے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت شدہ فعل کے مشابہ ہو۔ یا اس کے قریب ہو۔ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر حد سے گزر جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اور یہ دیکھ کر پڑھنا ثابت شدہ فعل کے قریب ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ علم دار لونی میں نماز پڑھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال لونی کی طرف چلا گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ہی میں اتار دی۔ چونکہ یہ فعل نماز ہی کی خاطر تھا جس سے نماز ابراہیم خضوع قائم رکھنا مقصود تھا۔ اس لیے اس سے نماز میں کوئی خلل نہ آیا۔ پس امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نماز کو فاسد کہنا اس کی کوئی وجہ نہیں۔ جس نے مکروہ جانا اس نے صرف اہل کتاب کی مشابہت سے مکروہ جانا ہے۔

یہ امام محمد بن مرزوی کی تحقیق کا خلاصہ ہے انہوں نے دونوں فریق کے اقوال سامنے رکھ دیے ہیں اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول میں چونکہ کچھ زیادہ بُد تھا اس لیے اس کی تردید کر دی۔ یہود کی مشابہت کی وجہ سے مکروہ کہنا بھی کمزور ہے۔ کیونکہ یہود کی مشابہت سے نہیں اس بارے میں صراحت نہیں آئی صرف ایک عام اصول: من تشبہ بقوم فهو منهم۔ کے تحت داخل کر کے اس سے نہی کی جاتی ہے۔ مگر جب اس بات کو دیکھا جاتا ہے کہ نماز کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنی تفصیل کی ہے کہ کسی حکم کی اتنی تفصیل نہیں کی۔ ذرا ذرا سی بات بتا دی۔ جس بات میں یہود وغیرہ کی مخالفت کی ضرورت تھی، وہ بھی بتا دی مثلاً: سدل کرنا۔ یعنی سر پر یا کندھوں پر چادر ڈال کر اس کی دونوں طرف لٹکی ہوئی پھوڑ دینا۔

نماز میں پہلو پر ہاتھ رکھنا

جو توں میں نماز پڑھنا وغیرہ

تو اگر قرآن مجید کو دیکھ کر پڑھنے میں بھی مخالفت شارع (ﷺ) کو مقصود ہوتی تو شارع صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اس کے لیے بھی ہدایت ہوتی۔ اس سے خیال ہوتا ہے کہ قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا اس عام اصول کے تحت داخل نہیں خاص کر نوافل میں۔ خاص کر ضرورت کے وقت۔ چونکہ یہود کا یہ فعل عام ہے جس کی وجہ سے ان میں حفظ تورات کا رواج نہیں۔ پس جب یہ اس عام اصول کے تحت داخل نہ ہوا تو اس وجہ سے اس کو مکروہ کہنا بھی ٹھیک نہ ہوا۔

اسی لیے قتادہ نے باوجود حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے فعل یہود ہونا نقل کر کے یہ فیصلہ کیا ہے کہ میرے نزدیک سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ کا قول زیادہ پسند ہے۔

اس کے علاوہ جواز کے قائلین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہیں جو جلیل القدر صحابیہ رضی اللہ عنہا ہیں اور مکروہ کہنے والے صرف تابعین وغیرہ ہیں۔ پس اس وجہ سے بھی ترجیح جواز ہی کو ہے۔

مولوی محمد حسین مرحوم کا مندرجہ سوال مجھے پہنچا ہے غالباً وہ اسی بنا پر ہوگا۔

پھر مشکوٰۃ باب الترتیل فصل اول ص ۳۴۲ میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ

”جس بات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی حکم نہ ہوتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اہل کتاب کی موافقت درست رکھے۔“

پس اس لیے طور پر اہل کتاب کی مخالفت تجویز کرنا کیونکر درست ہوگا۔

پس ترجیح اس کی ہے کہ دیکھ کر پڑھنے میں کوئی ہرج نہیں۔ (عبداللہ امرتسری روپڑی، یکم دسمبر ۱۹۳۶، تنظیم اہل حدیث جلد نمبر ۲۲ شمارہ نمبر ۳۳)

فتاویٰ علمائے حدیث

کتاب الصلاة جلد 1 ص 231-237



## محدث فتویٰ